سوال

میں فرانس میں رہتا ہوں اور ایک بیوہ سے شادی کی ہے جس کی اولاد بھی ہے اس سے میرے غیر شرعی تعلقات زنا بھی رہے ہیں اور بعد میں اللہ سے سچی توبہ کر کے شادی کر لی، ہماری شادی میں اس علاقے کا امام اور گواہ پانچ اشخاص تھے اس وقت تو مجھے شادی میں ولی کی شرط کا علم نہیں تھا شادی کے بعد میں نے اس سے اس کے والدین کی رائے کے بارہ میں دریافت کیا تو وہ کہنے لگی: وہ اس شادی پر راضی نہ تھے، یہ علم میں رہے کہ اس کے والدین مغرب میں رہتے ہیں اور یہ عورت فرانس میں، لیکن شادی کے بعد انہوں نے اسے معاف کر دیا، اور اب ان کے آپس میں بہت اچھے تعلقات ہیں، وہ ہمارے پاس بھی آئے اور اب اس سے میری دو بیٹیاں ہیں برائے مہربانی میری راہنمائی فرمائیں، آیا یہ عقد نکاح صحیح تھا یا نہیں اور اب مجھے کیا کرنا چاہیے؟

جواب

الحمد للہ

اول:

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کی توبہ قبول فرمائے اور آپ کے گناہ معاف کر دے، اور اطاعت و فرمانبرداری میں آپ کی معاونت فرمائے

دوم:

ولی کے راضی نہ ہونے کی بنا پر آپ کا عقد نکاح باطل تھا اس لیے آپ کو ولی کی موجودگی میں نکاح دوبارہ کرنا چاہیے اور اگر وہ خود حاضر نہ ہوسکے تو کسی اور کو وکیل بنا دے جو عقد نکاح میں اس کی نیابت کرے

ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا"

سنن ترمذی حدیث نمبر (1101) سنن ابوداود حدیث نمبر (2085) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1881) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"جمہور علماء کا کہنا ہے کہ:

ولی کے بغیر نکاح باطل ہے، جو کوئی بھی ولی کے بغیر نکاح کرے وہ اسے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کی اتباع کرتے ہوئے تعزیر لگاتے اور سزا دیتے ہیں، امام شافعی کا مسلک بھی یہی ہے، بلکہ ان میں سے تو ایک گروہ اسے رجم کی حد لگاتا ہے" انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی (21/32).

اور شیخ الاسلام کا یہ بھی کہنا ہے:

"قرآن مجید اور سنت نبویہ کے کئی ایک مقامات اس پر دلالت کرتے ہیں، اور صحابہ کرام کی یہ عادت ہے کہ عورتوں کی شادی مرد کرتے تھے، یہ معروف نہیں کہ کسی بھی عورت نے اپنا نکاح خود کیا ہو، یہی ہے وہ جس سے نکاح اور خفیہ دوستیاں لگانے میں فرق ہوتا ہے، اسی لیے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہا کرتی تھیں :

" عورت اپنا نکاح خود مت کرے، کیونکہ جو عورت اپنا نکاح خود کرتی ہے وہ باغیہ اور زانی ہے " انتہی

دیکھیں : مجموع الفتاوی (131/32).

اور عون المعبود کے مؤلف لکھتے ہیں :

" حق یہی ہے کہ ولی کے بغیر نکاح باطل ہے، جیسا کہ اس پر حدیث دلالت کرتی ہے " انتہی

دیکھیں : عون المعبود (101/6).

اب آپ دونوں پر واجب ہے کہ اگر عقد نکاح صحیح کرنا چاہتے اور اسے شریعت کے مطابق بنانا چاہتے ہیں تو ولی کی موجودگی اور اس کی موافقت کے ساتھ نکاح دوبارہ کریں

اور آپ کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اس عقد نکاح کو جتنا جلدی ہوسکے صحیح کر لیں، کیونکہ اب آپ کا اکٹھے رہنا حرام ہے، اس لیے کہ تمہارے درمیان جو عقد نکاح ہوا تھا وہ صحیح نہیں تھا

اس میں جلدی کرنے کے لیے آپ بیوی کے باپ کو ٹیلی فون کر سکتے ہیں اور وہ آپ کو کہے کہ میں نے اپنی فلاں بیٹی کا تمہارے ساتھ نکاح کیا، اور آپ اسے قبول کریں، لیکن یہ دو گواہوں کی موجودگی میں ہونا چاہیے جو باپ کی آواز پہچانتے اور سنتے ہوں

سوم :

رہا مسئلہ بیٹوں کا تو وہ اپنے باپ کی طرف منسوب ہونگے کیونکہ آپ نے بغیر ولی کے عقد نکاح کیا اور آپ کا خیال تھا کہ ایسا نکاح صحیح ہے

واللہ اعلم .